ملفوظات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۱۱ ستمبر سے ۱۳ تک کی ڈائری محفوظ نہین رہی

۱۴ ستمبر ۱۹۰۳ء

تصویر۔ ایک احمدی صاحب نے سوال کیا کہ گاؤن کے لوگ اس لئے تنگ کرتے ہین کہ آپنے تصویر کھچوائی ہے اس کا ہم ان کو کیا جواب دیوین ✦

فرمایا کہ انسان جب دنیاوی ضرورتون کے لئے ہر وقت پیسہ روپیہ وغیرہ جیب مین رکھتا ہے جنپر تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے تو پھر دینی ضرورت کے لئے تصویر کا استعمال کیون روا نہین ہو سکتا ان لوگون کی مثال لم تقولون ما لا تفعلون کی ہے کہ خود تو ایک فعل کرتے ہین اور دوسرون کو اُسے معیوب بتلاتے ہین اگر ان لوگون کے نزدیک تصویر حرام ہے تو ان کو چاہیئے کہ کل مال و زر باہر نکال کر پھینکدین اور پھر ہمپر اعتراض کرین اور یہ ملان لوگ جو بڑھ بڑھکر باتین بناتے ہین ان کی یہ حالت ہے کہ ایک پیسہ کو تو وہ ہاتھ سے نہین چھوڑ نہیں سکتے ✦

۱۵ سے ۱۶ تک کوئی ذکر قابل ابلاغ نہ ہوا کہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا

۱۷ ستمبر ۱۹۰۳ء

آج کی کل نمازین حضرۃ اقدس نے با جماعت ادا کین شام کے وقت خاکسار ایڈیٹر ایک ضرورت کی وجہ سے خود موجود نہ تھا اس لئے میرے گرامی قدر دوست ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نے اس وقت کی تقریر کا خلاصہ لکھکر دیا جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے ماسٹر صاحب کی یہ اعانت قابل قدر ہے۔ اور خدا ان کو اس کی جزائے خیر دیوے ✦

کشش کی ضرورت بعض احباب کی طرف سے یہ درخواست ہوئی کہ آریون کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے کہ یہ بہت بڑھتے جاتے ہین فرمایا کہ انہون نے کیا ترقی کرنی ہے۔ وہ مذہب ترقی کرتا ہے جس مین کچھ روحانیت ہوتی ہے۔ نہ انمین روحانیت ہے اور نہ وہ کشش مقناطیسی ہے جس سے ایک قوم ترقی کر سکتی ہے وہ ایک خاص کشش ہوتی ہے جو کہ انبیاء علیہم السلام کو دیجاتی ہے اور تمام پاکیزہ دلون کو وہ محسوس ہوتی ہے اور جو اس سے موثر ہوتے ہین وہ ایک فوق العادت زندگی کا نمونہ دکھلاتے ہین اور ہیرون کے ٹکرون کی طرح اُس کشش کی چمک نظر آتی ہے اور جسکو وہ کشش عطا ہوتی ہے وہ الٰہی طاقتون کا سر چشمہ ہوتا ہے اور خدا کی نادر اور مخفی قدرتین جو عام طور پر ظاہر نہین ہوتین۔ ایسے شخص کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہین اور اسی کشش سے انکو کامیابی ہوتی ہے دنیا مین جس قدر انبیاء آئے ہین کیا وہ دنیا کے سارے مکر و فریب اور فلسفے سے پورے واقف ہو کر آتے ہین جس سے وہ مخلوق پر غالب ہوتے ہین ہرگز نہین بلکہ انمین ایک کشش ہوتی ہے جس سے لوگ ان کی طرف کھچے چلے آتے ہین اور جب دعا کی جاتی ہے وہ کشش کے ذریعہ سے ...... زہریلے مادہ پر جو لوگون کے اندر ہوتا ہے اثر کرتی ہے اور اس روحانی مریض کو تسلی اور تسکین بخشتی ہے یہ ایک ایسی بات ہے جو کہ بیان مین ہی نہین آسکتی۔ اور اصل مغز شریعت کا یہی ہے کہ وہ کشش طبیعت مین پیدا ہو جاوے۔ سچی تقوے اور استقامت بغیر اُس صاحب کشش کی موجودگی کے پیدا نہین ہو سکتے اور نہ اس کے سوا قوم بنتی ہے یہی کشش ہے جو کہ دلون مین قبولیت ڈالتی ہے۔ اس کے بغیر ایک غلام اور نوکر بھی اپنے آقا کی خاطر خواہ فرمانبرداری نہین کر سکتا اور اسی کے نہ ہونے کی وجہ سے نوکر اور غلام جنپر بڑے انعام و اکرام کئے گئے ہون۔ آخر کار نمکحرام نکل جاتے ہین بادشاہون کی ایک تعداد کثیر ایسے غلامون کے ہاتھ سے ذبح ہوتی ہے لیکن کیا کوئی ایسی نظیر انبیاء مین دکھلا سکتا ہے کہ کوئی نبی اپنے کسی غلام یا مرید سے قتل ہوا ہے۔ مال اور زر اور

اور کوئی اور ذریعہ دل کو اس طرح سے قابو نہیں کر سکتا جس طرح سے یہ کشش قابو کرتی ہے۔ آنحضرۃ صلعم کے پاس وہ کیا بات تھی کہ جس کے ہونے سے صحابہ نے اس قدر صدق دکھایا اور انھون نے نہ صرف بت پرستی اور مخلوق پرستی ہی سے منہہ موڑا بلکہ درحقیقت ان کے اندر سے دنیا کی طلب ہی مسلوب ہو گئی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے وہ نہایت سرگرمی سے خدا کی راہ مین ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک ان مین سے ابراہیم تھا۔ انہون نے کامل اخلاص سے خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے وہ کام کئے جس کی نظیر بعد اس کے کبھی پیدا نہین ہوئی اور خوشی سے دین کی راہ مین ذبح ہونا قبول کیا بلکہ بعض صحابہ نے جو یک لخت شہادۃ نہ پائی تو ان کو خیال گذرا کہ شاید ہمارے صدق مین کچھ کسر ہے۔ جیسے کہ اس آیت مین اشارہ ہے من ہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر +

یعنی بعض تو شہید ہو چکے تھے اور بعض منتظر تھے کہ کب شہادۃ نصیب ہو اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا ان لوگون کو دوسرون کی طرح حوائج نہ تھے اور اولاد کی محبت اور دوسرے تعلقات نہ تھے مگر اس کشش نے ان کو ایسا مستانہ بنا دیا تہا کہ دین کو ہر ایک شے پر مقدم کیا ہوا تہا +

لا یکونوا مومنین

کی تفسیر مین ایک نے لکہا ہے کہ آنحضرت صلعم کو خیال پیدا ہوا ہوگا کہ مجھ مین شاید وہ کامل کشش نہین ہے ورنہ ابو جہل راہ راست پر آ جاتا پھر وہ خود ہی اس کا جواب دیتا ہے کہ آپ مین کشش تو کامل تھی لیکن بعض فطرتین ہی ایسی ہو جاتی ہین کہ وہ اس قابل نہین رہتین کہ نور کو قبول کرین اس لئے ایسے لوگون کا محروم رہنا ہی اچھا ہوتا ہے +

دنیا اور مافیہا پر دین کو مقدم کر لینا بغیر کشش الہی کے پیدا نہین ہو سکتا جن لوگون مین یہ کشش نہین ہوتی وہ ذرا سے ابتلا سے تبدیل مذہب کر لیتے ہین اور حکومت کے دباؤ سے فوراً ہان مین ہان ملانے لگ جاتے ہین مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ تک ہو گئے تھے۔ مگر چونکہ اس مین وہ کشش نہ تھی اس لئے آخر کار سب کے سب فنا ہو گئے غرضیکہ کسی کے منجانب اللہ ہونے کی دلیل یہی ہے کہ اس کو کشش دیجاوے اور یہی بڑا معجزہ ہے جو کہ لکھوکہا انسانون کو اس کا گرویدہ اور جان نثار بنا دیتی ہے۔ کسی ایک کو اپنا گرویدہ کرنا محال ہوتا ہے کوئی کر کے دیکھے تو حال معلوم ہو سینکڑون روپے خرچ ہو جاتے ہین مگر آخر کار دلشکنی ہی ہوتی ہے چہ جائیکہ ایک عالم کو اپنا گرویدہ کر لیا جاوے یہ بغیر اس کشش کے حاصل نہین ہوتا جو خدا اسے عطا ہو۔ بادشاہون کی رعب اور دہمکیان اور ایک دنیا بھر کا اس کے مقابلہ پر آ جانا یہ سب اس کشش کے گرویدون کو تذبذب مین نہین پڑنے دیتین +

ابھی تک ان آریون کو پتا ہی نہین ہے کہ سچی تقوائے کیا شئے ہے یہ اس وقت پتہ لگتا ہے کہ جب اول وہ اپنی بیماری کو سمجھین جب تک ایک انسان اپنے آپ کو بیمار نہین خیال کرتا تو وہ علاج کیا کرا دیگا۔ تزکیہ نفس ایک ایسی شئے ہے کہ وہ خود بخود نہین ہو سکتا اس لئے خدا تعالے فرماتا ہے فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقیٰ کہ تم یہ خیال نہ کرو کہ ہم اپنے نفس یا عقل کے ذریعہ سے خود بخود مزکی بنجاوین گے۔ یہ بات غلط ہے وہ خوب جانتا ہے کہ کون متقی ہے......

جہالت ایک ایسی زہر ہے کہ جیسے انسان چنگا بھلا پھرتا ہوا فوراً ہیضہ وغیرہ سے ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کے پیشتر گمان بھی نہین ہوتا کہ مین مر جاؤنگا ایسے ہی جہالت ہلاک کر دیتی ہے اس کا علاج بلا انبیاء کے نہین ہو سکتا ان کی صحبت مین رہنے سے انسان کے اندر وہ قوت پیدا ہوتی ہے کہ جس سے اُسے اپنے مرض کا پتہ لگتا ہے ورنہ خشک لفاظی اور چرب زبانی سے انسان کو یہ بات حاصل نہین ہو سکتی۔ صرف یہ کہنا کہ ہم نے زنا نہین کیا چوری نہین کی اس سے تزکیہ نفس نہین پایا جاتا اور نہ اس کا نام سچی پاکیزگی ہے یہ ایک ایسی شئے ہے کہ اس پر عمل کرنا تو درکنار سمجھنا ہی مشکل ہے جسے خدا چاہتا ہے عطا کرتا ہے یہ تو ایک قسم کی موت ہے جو انسان کو اپنے نفس پر وارد کرنی پڑتی ہے +

مکتوب حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

علیہ الصلوۃ والسلام

جو کہ آپ نے ایک شیعہ صاحب کے جواب الجواب مین لکھا تھا اور ہمارے گرامی قدر دوست سید مدثر شاہ صاحب نے پشاور سے براہ اندراج روانہ کیا ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد بخدمت اخی مولوی سید حسین صاحب

بعد از سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا عنایت نامہ پہونچا مشفق مین نے کوئی جلدی سے نہین لکہا میرا مطلب یہ تہا کہ حضرۃ جل شانہ سے کسی ایسے امر کی انکشاف کے لئے درخواست کرتا اس حالت مین قرین ادب ہو سکتا ہے کہ درحقیقت وہ امر ایسا مشکل اور پیچدار ہو کہ عقل سلیم اور رائے مستقیم اس کی نسبت کوئی فیصلہ کر سکے اگر ایسا نہ ہو تو سخت بیبا کی اور شوخی ہوگی کہ ایسی باتون مین جو خداداد فہم اور تدبر سے معلوم ہو سکتی ہین خدا تعالے سے انکشاف کی درخواست کرین یہی سر ہے کہ جو اللہ جل شانہ نے آیہ کریمہ ایاک نعبد وایاک نستعین مین ایاک نعبد کو مقدم رکھا تا اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ جو کچھ عملی اور علمی طور پر ہم کو پہلے توفیق دی گئی ہے چاہیئے کہ ہم اس کو بجا لاوین اور پھر جو ہمارے علم اور طاقت سے باہر ہو اس مین خدا تعالیٰ سے امداد چاہین تو مین نے آپکی خدمت مین یہی لکہا تھا کہ یہ مسئلہ مجکو صاف معلوم ہوتا ہے کہ فدک کے بارے مین حضرت خلیفۃ اللہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر کوئی الزام عائد نہین ہو سکتا حدیث جو پیش کی گئی ہے اس کی تصدیق کئی صحابہ نے کی اور کئی طریقون سے وہ ثابت ہے ماسوائے اس کے ہمارا اور اہل شیعہ کا اس مین اتفاق ہے کہ جو حدیث یا قول معارض قرآنی ہو وہ باطل ہے چنانچہ کلینی جو شیعون کے نزدیک اصح کتب بعد کتاب اللہ ہے اس مین صاف لکہا ہے کہ ہر ایک ایسی حدیث جو کتاب اللہ سے معارض ہو وہ مردود ہے اب ہم دیکھتے ہین کہ کتاب اللہ نے فے کی تقسیم کی یا ہبہ کو جائز نہین رکھا اور شیعہ ہم سے اس بات مین اتفاق رکھتے ہین کہ باغ فدک فے مین سے تھا اس لئے متقدمین شیعہ نے اس اعتراض کا کسی مقام مین ذکر نہین کیا۔ کیونکہ اس اعتراض کا اثر اگر کسی قدر ٹھہرتا ہے تو بلا شبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ٹھہریگا نعوذ باللہ یہ ظاہر ہے کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس بات کے مجاز نہ تھے کہ وہ کام کرین جو قرآن کریم کے مخالف ہو جسکو رسول صلعم نے اپنی زندگی مین نہین کیا کیونکر کر سکتے ہین اگر آنحضرت صلعم فدک پر حضرۃ فاطمہ کا قبضہ کرا دیتے تو بلا شبہ یہ باغ آنحضرت صلعم کے عہد حیات سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے قبضہ مین آ جاتا۔ تو پھر شئی مقبوضہ کے مانگنے کے لئے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین جانا لاحاصل تہا لیکن کوئی اعتراض حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر بھی نہین اس لئے مین سے ان کو حصہ ملنا یہ اتفاقیہ غلطی ہے جس سے ان کی کسر شان نہین کہ انہون نے یہ خیال کر لیا کہ یہ باغ قابل تقسیم ہے یہی جھگڑا حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین پیش آیا اور حضرت عمر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تہا کہ یہ فی ہے قابل تقسیم نہین ہے جب کہ قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت ہوا کہ فی مین نہ ایک خاص شخص کے لئے ہبہ ہو سکتا ہے اور نہ تقسیم ہو سکتی ہے کیونکہ وہ حق مشترک مہاجرین امہات المومنین اور ابن السبیل وغیرہ کا ہوتا ہے تو اب خواہ نخواہ اس مین دندغہ رکھنا مالا یصانی

و قلت تدبر کا نتیجہ ہے میں لکھ چکا ہوں کہ اس سے زیادہ کوئی بات بیہودہ نہیں کہ اس آیت وراثت میں داؤ داہش کی جاوے کیونکہ یہ نبی تہا ۔ آنحضرت صلعم کا ذاتی مال نہیں تھا اور سلیمان کا کسی باغ یا خانگی مال ومتاع کے وارث نہیں ہوئے تھے اگر وراثت سے مراد بہی دینوی مال ہوتا تو اس جگہ دوسرے بہائیوں کا بہی ذکر کرنا چاہیے تہا کہ وہ کیوں محروم کئے گئے حق بات یہ ہے کہ نبیوں نے باپ دادوں سے درم و دینار کی کبھی وراثت نہیں پائی ۔ شیعوں کو اس کا کچھ علم نہیں اور نیز غصہ اور کینہ ان لوگوں کو تدبر کرنے کا موقع نہیں دیتا ۔ ورنہ اس زمانہ میں تو پہلی کتابیں جا بجا مل سکتی ہیں اور اس مقام پر تحریف کا الزام بیہودہ ہے ۔ یہودیوں اور نصاریٰ کی کچھ عقل نہیں ماری گئی جو بغیر تحریک نفسانی اغراض کے خواہ مخواہ ہر مقام میں تحریف کریں اور قرآن شریف میں کوئی ایسا مقام نہیں کہ جس سے شیعوں کو اس باغ میں ایک ذرہ بہی مدد ملسکے ہو صرف ناسمجھی سے بعض آیات پیش کرتے ہیں اور نہیں خیال کرتے کہ سیاق سباق کے رو سے ان کے کیا معنی ہیں آیا مدنی ہیں یا مکی ۔ درحقیقت مجھے اس قوم کی بدقسمتی پر رونا آتا ہے کہ سوائے دو چار آدمی کے تمام صحابہ کو مرتد کہتے ہیں قرآن شریف مبدل اور محرف اور بیاض عثمان خیال کرتے ہیں اور امہات المومنین سے زبان درازیاں کرتے ہیں اور بجز چند اشخاص اہل بیت کے قرب الٰہی کا دروازہ قیامت تک سب پر بند سمجھتے ہیں اور نہیں خیال کرتے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور تعلیم کرتا ہے اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم اور اس کے یہی معنی ہیں کہ یا الٰہی قرب اور محبت اور معرفت کا ہمیں وہ راہ عنایت کر جو تو نے تمام نبیوں اور مقدسوں اور معصوموں کو عنایت فرمایا ہے پس اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ میں بخل نہیں ۔ پس جبکہ انسان ظلی طور پر نبیوں کے مراتب تک پہنچ جاتا ہے تو اس کو اہل بیت یا امام حسین کے مرتبہ تک پہنچنے سے کونسی بات سد راہ ہے اگر ابواب قرب اور محبت و معرفت کے کھلے نہوتے اور صرف حضرت علی یا امام حسین یا چند دوسرے اہل بیت پر یہ کمالات ختم ہو کر آئندہ کو حکم قفل اون پر لگ جاتا تو اس صورت میں اسلام اسلام نہ تھا اور صراط الذین انعمت علیہم پڑھنا عبث ہو جاتا خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے بخل نہیں رکھتا جو ڈھونڈیگا پائیگا اس قوم میں کروڑہا علی اور کروڑہا حسین میں کون گن سکتا ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ اس عاجز نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خطیبہ ہونے کی نسبت لکھا تہا اس سے آپکا دل پاش پاش ہوگیا آپ یقیناً سمجھیں کہ مجھے آپ سے زیادہ ان کے مراتب قرب و مقبولیت کا علم ہے اور میں ان سے محبت رکھتا ہوں اور بعض بیداریوں کے مکاشفہ میں ان سے ملا ہوں ۔ لیکن میں سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ جناب صدیق اکبرؓ سے حکم صادر ہوا وہ نفسانی حکم نہ تہا نہ یہ کہا جاوے کہ انہوں نے حضرۃ فاطمہؓ کو ایذا دی حدیث میں ایذا کے یہ معنی ہیں جو نفسانی اغراض کی بنا پر دیجاوے لیکن اگر عدالت کے حکم سے کوئی ناراض ہو تو یہ ایذا میں داخل نہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بہی وجوہ سے مجوعث تھے اور ان کا حکم خدا کا حکم تہا آپ کو معلوم نہیں کہ ایک دفعہ خود حضرت علی نے ابوجہل کی لڑکی سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا جس سے جناب مقدس نبوی کو سخت رنج پہونچا تھا اور یہ ارادہ حضرت فاطمہ کے سخت ایذا کا موجب تھا ایسے اعتراض کا جواب دینا البتہ سخت مشکل ہے لیکن جو برگزیدہ شخص نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی گدی پر بیٹہا اگر اس کے کسی الٰہی فیصلہ سے جو محض اللہ کے لئے بنا ہے ۔ قرآن شریف ہو ۔ ناراض ہو تو اس میں اس کا کیا قصور ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے (اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم) بہر حال اولی الامر کے فیصلہ کو منظور کرنا چاہئے تھا اگر یہ کہو کہ شیعہ لوگ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اولی الامر نہیں سمجھتے بلکہ کافر اور غاصب خیال کرتے ہیں تو اس صورت میں بہی اعتراض حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ہوگا کیونکہ اگر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفۃ اللہ حضرت فاطمہؓ کی نظر میں کافر اور غاصب تھے تو کیوں ان کے پاس باوجود آیت سفر کے حاضر ہوئیں قرآن شریف صاف فرماتا ہے کہ طاغوت کی طرف کوئی اپنا مقدمہ نہ لیجاوے پس اگر جناب صدیق اکبر حضرت فاطمہ کی نظر میں غاصب اور کافر اور طاغوت تھے تو کیوں انہوں نے طاغوت کی طرف رجوع کیا ۔ کلینی میں بتائید قرآن شریف صاف حدیث لکھی ہے کہ طاغوت کی طرف ہرگز کوئی مقدمہ نہ لیجاوے اگر کوئی مالی نقصان ہوتا ہو تو صبر کرے یہی وجہ ہے کہ پہلے شیعوں نے یہ اعتراض نہیں اوٹہایا کیونکہ اس میں شیعوں کے سر پر اس قدر بلائیں نازل ہوتی ہیں کہ وہ نیچے ہی دب جاتے ہیں اور خلیفۃ اللہ کے لفظ سے کیوں گھبراتے ہیں ۔ آپ کو معلوم نہیں کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے انی جاعل فی الارض خلیفہ کہا اسی طرح اس نے پیشگوئی کی کہ میں صحابہ میں سے خلیفہ پیدا کرونگا اور ان کے ہاتھ سے دین کو ترقی دونگا اور دین کو قائم کرونگا اگر حضرت آدم خلیفۃ اللہ ہیں تو جناب صدیق اکبر بہی خلیفۃ اللہ ہیں کیونکہ دونوں کا ظاہر ہونا خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور آپ تعجب کرتے ہیں کہ کیا حضرۃ مسیح کے اور بھی بھائی تھے آپ کو معلوم ہو کہ حضرت مسیح تو مریم صدیقہ باکرہ سے بلا باپ پیدا ہوئے تھے مگر بعد اس کے یوسف نامی ایک راستباز سے ان کا نکاح ہوا اوس نکاح سے یعقوب وغیرہ پیدا ہوئے یہ مسئلہ قرآن شریف کے مخالف نہیں ہے ۔ قرآن شریف میں کہیں نہیں لکھا کہ حضرۃ مریم ساری عمر تارکہ رہیں بلکہ موسوی مذہب میں خاوند کرنے کی سخت تاکید ہے اور یہ خاوند کرنا مریم کا عیسائیوں اور یہودیوں کے متواترات میں سے ہے انجیل میں اب تک موجود ہے چند کتابیں آپکے مطالعہ کے واسطے بھیجی گئی ہیں رسید سے مطلع فرمادیں ۔ والسلام ۔ خاکسار غلام احمد

معذرت

چونکہ ۳۱ ، ہفتہ میں ایڈیٹر کو ضروریات مطبع اور مقدمات میں شمولیت کے لئے قادیان سے باہر رہنا پڑا اس لئے اخبار دیر سے نکلتا ہے اور مضمون کی ترتیب بھی اصلاح طلب ہی ہے

نوٹ ۔ حضرۃ اقدس کی کمر سے قد کی تصویر بقیمت ۸ پر دفتر البدر سے ملسکتی ہے

کسر صلیب

مراسلات

سرگذشت عہد گل را بشنو ید از عندلیب
زاغ دلوم آشفتہ تر گو یند این افسانہ را

ناظرین حسب روز سے جناب فضیلت مآب قدسی صفات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرۃ عیسیٰ نبی اللہ علیہ السلام کی قبر کا پتہ واقعہ سری نگر ملک کشمیر مین بذریعہ اشتہار دیا ہے اس کے بعد حضرات پادری صاحبان کے قدم لڑ کھڑا رہے ہین اور اب یہ لوگ جناب مرزا صاحب کے اُس زبردست اشتہار کے بالمقابل ایسے واہیات اور پوچ اور قابل شرم عذرات پیش کرتے ہین جن کو بیساختہ دیکھکر ہنسی آجاتی ہے پچ ہے ع عذر نامعقول ثابت میکند الزام را - چنانچہ رسالہ ترقی ماہ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۶ مین قبر یوز آسف معروف بروضہ صاحب کے عنوان سے ایک قابل شرم طول طویل کہانی درج کی گئی ہے اور پادری صاحب نے بزعم فاسد خود مسیح موعود کے اُس اشتہار کی تردید کردی ہی اور اچھا خاصہ دجل کیا ہے اور عوام کو دہوکے مین ڈالنا چاہا ہے اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہی کہ اول پادری صاحب کا قول نقل کر کے پھر اس پر کچھہ تحریر کرون تاکہ عوام پر پادری صاحب کی علمی معلومات اور راستبازی کا راز کہل جاوے۔

قولہٗ مرزا صاحب نے کشمیر کے کسی مسلمان ولی کے مقبرہ کی تصویر شائع کی ہی جس کا مسیحی تاریخ ومذہب سے کچھہ بھی غرض واسطہ نہین ہے

اقول - کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ ۷۲۵ہجری مین مذہب اسلام کی بنیاد کشمیر مین قائم ہوئی ہی اور شاہزادہ یوز آسف کا مقبرہ تو کئی سو سال پیشتر موجود تھا جسوقت شاہزادہ یوز آسف نبی ہندوستان اور تبت مین تبلیغ کر رہے تھے اس وقت کشمیر تو درکنار عرب وعجم مین بھی اسلام کا نام ونشان نہ تہا پھر کشمیر مین ایک مسلمان ولی کی قبر آپ کو کس طرح معلوم ہو گئی جواب طلب ضروری ہی۔ یوحنا راہب دمشقی جو ابوجعفر منصور کا وزیر اور ایک پکا عیسائی تہا اس نے کیون یوز آسف کو مسیحی مذہب کا پیشوا تسلیم کیا ہے کبھی کسی زمانہ مین یوز آسف کو کسی ذی علم انسان نے مسلمان ولی تسلیم نہین کیا بلکہ خود عیسائیان نے یوز آسف اور بلوہر کے نام سینٹ جوز آفٹ اور سینٹ بارلم کے لقب سے کلیسیا یونانی ورومی کے اولیاء کی فہرستون مین داخل کئے ہین اور ملک اٹلی مین یوز آسف کی نشست گاہ پر گرجا بھی عیسائیون کا بنایا ہوا ہے۔ آپ لوگون کو تو تاریخ دانی کا بڑا دعوی ہے مگر افسوس کہ آپ کو اب تک اٹلی والے گرجا کی بنا کی تاریخ بھی معلوم نہین ورنہ آپکو معلوم ہوجاتا کہ کجا یوز آسف کی سیاحت کا زمانہ اور کجا مذہب اسلام کے اشاعت کا زمانہ ہندوستان مین +

برین فہم ودانش بہ باید گریست

قولہ - مرزا صاحب کہتے ہین کہ سری نگر اور اس کے گرد ونواح کے لوگ اس کو شاہزادہ نبی اور عیسیٰ صاحب کہتے ہین اور بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ یہ شخص اجنبی تہا جو شام سے آیا تہا اور اسرائیلی تھا یہ مرزا صاحب کی من گھڑت ہے الخ

مختصر اقول - اس کے اسرائیلی ہونے کی نسبت عیسائیون نے خود فیصلہ کر دیا ہے جو یوز آسف کو اسرائیلی پیشوا سمجھکر اس کی نشست گاہ پر تعظیماً گرجا بنا دیا ہے اور یوز آسف کو بیشک بالاتفاق شاہزادہ نبی کہتے ہین دیکھو تاریخ کشمیر اعظمی صفحہ ۸۲ کہ یکے از سلاطین زادہ ہا براہ زہد وتقوے آمدہ ریاضت وعبادت بسیار کرد وبرسالت مردم کشمیر مبعوث شدہ در کشمیر آمدہ بدعوت خلائق اشتغال نمود بعدہٗ رحلت نمودہ در محلہ آنزہ مرہ آسودہ نام آن پیغمبر یوز آسف است اکثر اصحاب کمال خصوصاً ملا عنایت اللہ شالی میفر مودند کہ ازین مکان لوقت زیارت فیوض وبرکات نبوۃ ظاہر میشوند۔ اب اگر آپکے سامنے کسی کشمیری نے اُس وقت شاہزادہ نبی نہ کہا تو کیا حرج جبکہ کل اولیائے کشمیر یوز آسف کو شاہزادہ نبی تسلیم کر چکے ہین اور اب بھی اس کو عام وخاص نبی ہی کہتے ہین اور بیشک بعضے عیسیٰ صاحب بھی کہتے ہین مین نے خود اور تبت کے کئی باشندون سے سنا ہے۔ اور خاص تبت مین تو ایک مسجد بھی عیسیٰ صاحب کے نام سے مشہور ہے اور ایک چشمہ بھی جس کی نسبت عوام کا پختہ خیال ہی کہ یہ مسیح کے ہاتہہ سے نکالا گیا ہے۔ اس بارہ مین بہتر یہ ہے کہ آپ اگر طالب حق ہین تو تشریف لاوین مین آپکے ہمراہ کشمیر اور تبت جانے کو تیار ہون دونون وہان جاکر دریافت کرین گے اگر بعضون نے یوز آسف بعضون نے عیسیٰ صاحب۔ بعضون نے شاہزادہ نبی کہدیا تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ یہ مسیح کی قبر ہے یہ اقرار نامہ جلد شائع کر کے تشریف لاوین مین اس تحقیق کے لئے بالکل تیار ہون۔ پادری صاحب لکھتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے پیرو یہ بات لوگون کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتے ہین کہ یہ قبر مسیح کی ہی - مین کہتا ہون کہ بیشک یہ تو ہمارا فرض ہی کہ ہم مسیح کی خدائی کا راز لوگون پر ظاہر کرین۔ مگر دوسری طرف آپکے ہم خیال عیسائیت کے حامی نام کے مسلمان مولوی اور ان کے زیر اثر لوگ اسبات کے در پے ہین کہ لوگون کو یوز آسف کی نبوت سے منکر کرا دین۔ اگر کشمیر کے مولوی انصاف سے کام لیتے اور پرانی تاریخین جو اُن کے پاس ہین ہمین دکھاتے تو دنیا دیکھہ لیتی۔ مگر افسوس کہ کشمیری ملانے اس راز کے چھپانے مین بالکل آپ لوگون کے متفق ہو گئے ہین +

ایکروز اتفاقاً محلہ میر اگدل مین ایک مولوی صاحب کے مکان پر مجھے ایک قلمی کتاب تاریخ دیکھنے کا اتفاق ہوا اُس کتاب مین لکھا ہے کہ اگلے زمانہ مین کسی حاکم کشمیر نے شاہ مصر کے پاس سفارش بھیجی تھی۔ جب وہ واپس آئے تو اُنہون نے بیان کیا کہ مصر مین ایک نوجوان شخص یوز آسف نامی نے نبوت کا دعوٰے کیا ہے اس سے آگے مجھے یاد نہین رہا۔ اور یہ سب کو معلوم ہی کہ نوجوانی کی حالت مین اسرائیلی خاندان مین سے نبوت کا دعوٰے کرنیوالا بجز یسوع کے اور کون ہو سکتا ہے۔ پھر اُسی کتاب مین لکھا ہے کہ یوز آسف نبی کا کچھہ تذکرہ سلیمان سیک کے ایک زینہ کے پتھر پر کندہ ہی مگر ٹھیک طور پر پڑہا نہین جاتا۔ اب جبکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یوز آسف نامی مصر مین جوانی کی حالت مین نبوۃ کا دعوی کرنیوالا اسرائیلی خاندان مین سے بجز مسیح علیہ السلام کے اور کوئی نہین ہو سکتا تو پھر کیون کشمیر والے یوز آسف کو مسیح نہ مانا جاوے +

قولہٗ - اگر بالفرض اس ولی کا نام یوز آسف بھی مان لین تو بھی اس کی کچھہ شہادۃ نہین کہ یہ یوز آسف تاریخی مسیح سے کچھہ بھی تعلق رکھتا ہے +

اقول - انجیل مین لکھا ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور تمام عیسائی یوز آسف کی تعلیم کو مسیح کی تعلیم تسلیم کر چکے ہین اور کتاب تاریخ یوز آسف مین جو وعظ یوز آسف کے درج ہین اُن مین اور انجیل مین سر مو بہر تفاوت نہین ہے۔ اور شاہزادہ یوز آسف نبی ہی کو خدا کی طرف سے انجیل ملی تھی اور مسیح کو بھی انجیل تو اب اگر یوز آسف نبی اور مسیح کو علیحدہ علیحدہ دو شخص مانے جاوین تو پھر دو انجیلیں بھی ماننی پڑینگی حضرت مسیح کا یوز آسف نام مشہور ہو جانا کوئی تعجب کی جگہ نہین۔ کیونکہ حضرت مسیح اپنی کھوئی ہوئی بھیڑون کے لئے آئے تھے اور اس وقت اسرائیلی لوگ تمام دنیا مین تتر بتر ہو گئے تھے اور تمام دنیا کی زبان ایک نہین ہے۔ مختلف ملک۔ مختلف زبانین ہین پس مسیح جس ملک مین گئے اُسی ملک کی زبان مین کسی قدر تغیر وتبدل اُن کے نام مین ہوتا گیا چنانچہ مسیح کا اصلی نام عمانوایل تہا۔ پھر یسوع ہوا یسوع

سے عیلی اور بوجہ کثرت سیاحت مسیح ہوا اور پھر جیزس مشہور ہوا پھر اس سے جوزآ فٹ اور اس سے یوزآسف ہو گیا اس کے علاوہ اور بھی عیسیٰ علیہ السلام کے کئی نام ہین جو بوجہ طوالت درج نہین ہو سکتے اور تغیر اسماء کوئی مشکل بات نہین پادری صاحبان جن اناجیل کی شہادت سے مسیح کو آسمان پر لیجاتے ہین وہ خود ہی اکثر عیسائیون کے نزدیک قابل اعتبار نہین۔ سچ یہ ہے کہ آپ لوگون کو مریم اور حضرت مسیح کے مفصل حالات بالکل معلوم نہین ہین۔ صرف متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا۔ کی سنی سنائی باتون پر عیسائیت کی بنیاد ہے سچی بات وہی ہے جو خدا کی پاک کتاب کلام قرآن شریف مین ہے وآوینٰہما الی ربوۃ ذات قرار ومعین۔ (ترجمہ) اور ہم نے ابن مریم اور اس کی مان کو ایک نشان بنایا اور ان دونون کو ایک بلند جگہ پر پناہ دی جو رہنے کی قابل اور شاداب تھی۔ پادری عمادالدین تنقید القرآن مین لکھتا ہے کہ اس جگہ سے مراد وہ ٹیلہ ہے جو بیت اللحم کے سرائے کے پاس ہے مگر یہ بالکل غلط ہے کیونکہ لفظ آوینا ہما مین خدا تعالیٰ ان پر ایک احسان جتلاتا ہے کہ مین نے مریم اور اس کے بیٹے کو پناہ دی سخت مصیبت سے وہان بیت اللحم مین تو اسم نویسی کے لئے یوسف نجار مریم کو ساتھ لے گیا تھا اور وہان مسیح پیدا ہو گئے اگر وہان ان کو پناہ مل گئی تھی۔ تو پھر راتون رات مصر کو کیون بھاگے تھے۔ اور اس وقت مریم اور مسیح پر مصیبت ہی کونسی آئی تھی۔ مسیح کے پیدا ہونے کے بعد ہیروڈیس نے بچون کے قتل کا حکم دیا تھا ربوۃ ذات قرار ومعین بجز کشمیر کے اور کوئی جگہ نہین ہے اس لئے مسلمانون کو اس پر ایمان لانا چاہئے کہ مسیح نے کشمیر مین آکر امان پائی اور وہین وفات پائی۔ پائے باقی یار باقی صحبت باقی + محمد یمین از دانہ

آزادی پریس مین روڑا

نئے پچھلے جلسہ کونسل وائسرائے مین سب

سوائے حکمران قوم ممبران کے کوئی دیسی اہل موجود نہ تھا۔ ایک مسودہ قانون متعلق رازہائے سرکاری پیش کیا گیا جو اگر اپنی صورت سے پاس ہو گیا تو آئندہ کسی اخبار نویس کو جرأت نہ ہو گی کہ کسی سرکاری کاغذ کا جو حقوق رعایا کے خلاف سمجھا جاتا ہو پتا لگائے اور با موقع اشاعت اور نکتہ چینی سے افسر کو اس کی کارروائی سے روک سکے یا مجبور کرے کہ اس ملک کے حقوق کا خیال رکھین۔ تمام افسران سرکاری ایسے کاغذات پر جو رعایا کے متعلق ہین، لفظ خفیہ لکھ سکتے ہین اور اس طرح سے اپنے تئین نکتہ چینی سے محفوظ رکھ سکتے ہین۔ قانون رازہائے سرکار عرصہ سے ہندوستان کے مجموعہ قوانین مین شامل ہے۔ اب تک بہت کم استغاثے دائر ہوئے ہمیشہ یہ خوف رہا کہ نیت ملزم کی ثابت کرنا دشوار ہو گی۔ اب آئندہ ایسی دقت محسوس نہ کی جائے گی کیونکہ استغاثے کی جانب سے شہادت کے پیش کرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ کوئی سرکاری کاغذ جسکو افسران سرکاری خیال کرین گے کہ رازداری کا کاغذ ہے اگر کسی شخص یا اخبار نویس کے ہاتھ پڑا اس نے شائع کر دیا تو فوراً وہ شخص عدالت کے روبرو ملزمون کے کٹہرہ مین کھڑا کیا جا سکیگا۔ استغاثہ کی جانب سے کسی شہادت کی پیش کرنیکی ضرورت نہین ہے۔ استغاثہ کافی ہے کاغذ ہی گویا اعمال نامہ ہے جو قطعی طور پر اس کا جرم ثابت کرتا ہے +

سلطان روم

نے حکم دیا ہے کہ اپنائے ڈارڈنیلز کے متصل چالیس ہزار مربع میٹر سفید زمین مکانات بنانے کی غرض سے فروخت کی جائے اور اس کا روپیہ حجاز ریلوے فنڈ مین جمع کیا جائے یہ زمین غالباً دس بارہ لاکھ روپے مین فروخت ہو گی جرمنی سے حجاز ریلوے کے دس انجن خریدے گئے تھے ہر ایک کا وزن ۵۰ ٹن اور رفتار فی گھنٹہ ۶۰ میل ہے اور ۲۰ ٹن پانی حوض مین آتا ہے انجن سے دو آخر جولائی کو بیروت پہنچے۔ آئندہ ماہوار دو دو آتے رہین گے اسی ہفتہ ایک انگریزی جہاز ایک ہزار ٹن کوئلہ لایا۔ جیفہ لائن کے دوسرے انجن پر حسین ابراہیم ڈرائیور مقرر ہوئے۔ صوبہ سمرنا کے ایک مسلمان رئیس نے ۶۰ لاکھ شہتیر کی کٹائی اور ساحل تک پہنچانے کا ٹھیکہ لیا ہے یہ بھی حجاز ریلوے پر صرف ہونگے منہ

فرنگی ٹوپی سے ممانعت

سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ کوئی مسلمان لڑکا فرنگی ٹوپی نہ پہنے اور نہ کوئی مسلمان لڑکی بازارون مین بے نقاب نکلے منہ

ازواجی تبادلہ

معلومات قسطنطنیہ نے لکھا ہے کہ انگلستان روس خاص کر اٹلی اور امریکہ مین لوگ عموماً باہم اپنی بیویان بدل لیتے ہین

حوران

مین آج کل طاعون پھیلا ہوا ہے

یورپین معاشرت سے نقصان

ایک مسلمان امیرزادہ اپنی بیوی کو فرانس ساتھ لیگیا۔ پردہ اسکندریہ پہنچنے ہی اٹھا دیا تھا اور فرنگیانہ گون پہنا دی تھی پیرس مین آکے ہر طرح کے کھیل تماشے دکھلائے اور خوبصورت فرانسیسی لڑکا خدمت کے لئے رکھدیا اس بچاری کے لئے یہ عالم ہی نیا تھا۔ ضبط نہ کر سکی خادم سے تعلق ہو گیا اور آخر ایسے کھیل کھیلے کہ جب خاوند گھر واپس آنے لگا تو اس نے ہمراہ جانے سے صاف انکار کر دیا وہ پچھلے دنون قسمت کو روتا ہوا قاہرہ آیا اور اپنے خسر و ساس کو ہمراہ لے گیا کہ شاید مان باپ کے سمجھانے سے ہی اس نیک بخت پر کچھ اثر ہو جائے اور وہ واپس آنے پر رضامند ہو جائے۔ ہمارے ملک کے نوجوان ملکی و قومی معاشرت مین فوری انقلاب کامل کے خواہان ہین وہ ایسے واقعات سے عبرت پکڑین +

(نیر آصفی)

کابل مین ہیضہ

سول ملٹری انگریزی اخبار لاہور لکھتا ہے کہ کابل کے ہیضہ مصیبت کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ اُمرا اور ارکین مین سے ہی کثرت سے اس کا شکار ہوئے ہین مثلاً شاہ غازی محمد شاہ خان جو کہ امیر صاحب کے چیف سکرٹری ہین۔ آغا جان جو کہ حیدر خان خان آف گنڈامک کا بیٹا تھا۔ فضل خان جو کہ افغانی ترکستان مین خان آباد کا گورنر تھا اور صرف ملاقات کی تقریب پر کابل مین آیا تھا خواجہ قائم الدین صاحب جو کہ شہزادہ نجار کر کے مشہور تھا سب کی سب ہیضہ کی نذر ہو گئے ہین انگلینڈ مین ایک سخت طوفان سے بہت کچھ نقصان ہوا ہے ڈوور کے بندر پر جس قدر کاروبار تھا سب کا سب تباہ ہو گیا +

اس نوٹس کو ضرور پڑھ لیجیے

جن احباب کا سال ۳۰- اکتوبر کو ختم ہوتا ہے ان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ یا وہ آئندہ کے لئے تحریری اجازۃ دیوین کہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ و ۱۹۰۴ء کے لئے اخبار ان کے نام وی پی کیا جاوے اور یا ۱۱؎ قیمت اخبار ۱۴ ماہ ارسال کر دیوین ورنہ نومبر کے شروع سے اخبار ان کے نام بند ہو جاوے گا نیز آئندہ کے لئے ہر ایک خریدار کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس تاریخ کو ان کا حساب ختم ہو گا اس سے اگلی تاریخ کا نمبر اخبار ان کی طرف بلا وصول پیشگی قیمت ہرگز روانہ نہ ہو گا

(اینیجر)

براہین احمدیہ کی نسبت احمدی قوم کی خدمت مین التماس

گرین امروز سیم دا شتیمے ✤ این براہین بزرنگاشتیمے

موجودہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ اعلائے کلمۂ اسلام یعنی خدا تعالیٰ کی توحید اور عالی جناب سرور مولا حضرۃ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کی صداقت کے اظہار کے لئے ہزارہا ذرائع پیدا ہو گئے ہین ایک وہ زمانہ بھی تھا کہ ایک کلمۂ صداقت کسی قوم اور ملک تک پہونچانے کے لئے ہزارہا خون بہا دینے پڑتے تھے اور اب یہ زمانہ ہے کہ امن اور چین سے گھر مین بیٹھکر دین متین اسلام کو دنیا پر ظاہر کیا جا رہا ہے اور کتاب ولی ذوالفقار علی کا کام کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص انعام اور حقیقی اکرام سے اس چودھوین صدی ہجری مین ایک اپنے بندہ کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کر کے حقیقت اسلام سے واقف کیا اور نیز ہم پر احسان کر کے اس کے قبول کرنے کی توفیق عطا کی۔ پس جب ہم اس نعمت سے بہرہ یاب ہو گئے تو ہم پر فرض ہوا کہ بلحاظ ہمدردی بنی نوع اس نعمت عظمیٰ کو دوسرون تک پہونچا دین اور جسطرح ہم سے ادا ہو سکے اس کے ہر ایک پہلو کو احسن اور اتم طور پر پھیلا دین ✤

سب سے اول ذریعہ جس سے ہمارا ہادی اور مسیح اور مہدی علیہ التحیۃ والسلام دنیا مین شناخت کیا گیا وہ مقدس کتاب البراہین الاحمدیہ علی حقیقت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ ہے اور یہ ایسی لاجواب کتاب ہے جس کی نظیر تیرہ سو برس مین نہین پائی جاتی اور جس کی اشاعت پر پھر ایک نے اس کے بے نظیر ہونے پر مہر لگا دی تھی اس کے مصنف امامنا حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حتی الوسع کمال اہتمام کیا اور کیا بلحاظ اس کے کاغذ اور کیا بلحاظ کتابت اور انتظام طبع کے کوئی دقیقہ اس کی چھپوائی مین فرو گذاشت نکیا لیکن پہلی ایڈیشن کے ختم ہونے پر جب دوسری ایڈیشن مطبع سیالکوٹ مین چھپی تو اس کی پہلی ایڈیشن سے بلحاظ چھپائی کے کوئی نسبت نہ رہی چنانچہ مقابلہ سے عیان ہے یہ شکایت صرف براہین پر ہی نہین بلکہ تجربہ نے ثابت کر دیا کہ اس سلسلہ کی تمام تصانیف کا دوسری ایڈیشن مین یہی حال ہوا اب سے ان مقدس تصانیف کو خوش ہو کر پڑھنے کو جی نہین چاہتا اس قسم کی بے اعتنائی کو دیکھکر بعض ان اصحاب نے جو کہ سخن کے قدردان ہین اور ایسی کتابون اور مضامین کی عزت اور وقعت ان کے دلون پر مستولی ہے اور ان صحائف کی تعظیم کو وہ ذریعہ نجات جانتے ہین یہ مشورہ کیا ہے کہ لائبریری ایڈیشن کی طرز پر صحائف قدسی طبع کرائے جاوین اور کوشش کی جاوے کہ پہلی ایڈیشن سے بڑھ چڑھ کر اعلیٰ طور مصفی قوم اور ملک کے ہاتھ مین دے جاوین کہ ان شعائر اللہ اور مقدس صحیفون کی وہی عظمت اور اکرام ہو جس کے یہ مستحق ہین خود حضرۃ اقدس نے بھی کئی دفعہ اپنی خواہش ظاہر فرمائی کہ یہ کتابین بہت عمدہ حسن انتظام کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر خوش خط طبع ہونی چاہیئے تاکہ خود بخود ہر ایک کا پڑھنے کو جی چاہے اس خدمت دینی کی بجا آوری کی نیت کو بھی مد نظر رکھکر یہ تجویز قرار پائی ہے کہ سب سے اول تصنیف براہین احمدیہ کو ہی نہایت اعلیٰ کاغذ پر کسی لائق اور عمدہ کاتب سے لکھوا کر اور ہر صفحہ پر بجائے جدول کے ایک خوشنما بیل دیکر بڑے بھاری حسن انتظام کے ساتھ طبع کرایا جاوے انشاء اللہ ہم جس نیت اور جوش سے اس خدمت کے بجالانے کا ارادہ کیا گیا ہے اگرچہ مجوزین بیشک اس کے ثواب کے مستحق ہین۔ لیکن چونکہ یہ ایک عظیم الشان کام ہے اور حسن انتظام مالی امداد کو بھی چاہتا ہے۔ اس لئے قوم کی امداد نہایت ضروری ہے لہذا یہ تجویز قرار پائی ہے کہ اگر ایک سو درخواستین شائقین کی آجاوین تو اس خدمت کو توکل علی اللہ شروع کر دیا جاوے اور جیسے جیسے جو جلد مکمل ہوتی جاوے وہ خریدارون تک پہونچا دی جاوے۔

جس حسن وخوبی سے براہین کے طبع کرانے کا ارادہ ہے اسکا نمونہ انشاء اللہ اگلے نمبر البدر مین ہدیہ ناظرین کیا جاویگا اور اس ایڈیشن کے طبع مین یہ بھی اہتمام مد نظر رکھا جاویگا کہ براہین احمدیہ کی جو جو پیشگوئی آج تک پوری ہو چکی یا دوران طبع مین پوری ہو تو جس صفحہ براہین پر وہ پیشگوئی ہو اس کے حاشیہ پر یہ نوٹ دیا جاوے کہ یہ پیشگوئی فلان رنگ مین فلان وقت پوری ہوئی اور ابتداء کتاب مین اصل مصنف حضرۃ مسیح موعود ع م کا فوٹو آپکی مختصر سوانح اور کارنامون کی ایک فہرست دیجاوے گی۔ یہ کتاب دو قسم کے کاغذون پر طبع ہوگی ایک متوسط اعلیٰ قسم جس پر یہ نمونہ ہوگا اس کی قیمت ۵ روپیہ ہوگی اور دوسری خاص اعلیٰ قسم جس کا کاغذ اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگا اس کی قیمت غالباً دس روپیہ ہوگی۔ امید ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس تصانیف کے عشاق اس کار خیر مین شریک ہونے سے دریغ نہ فرماوین گے۔ ناظرین کو چاہئے کہ نمونہ ملنے کے بعد اپنی اپنی درخواستین معرفت دفتر البدر قادیان ارسال کرین ✤

چند ایک احباب کی تحریک سے یہ مذکورہ بالا تجویز قرار پائی ہے لیکن چونکہ اس عظیم الشان کام کو نبھانے کے لئے ایک کافی مقدار سرمایہ کی ضرورت ہے اس لئے یہ بھی مد نظر رکھا گیا ہے کہ اگر اشاعت کے اس کاروبار مین کوئی اصحاب مالی حیثیت سے شریک ہونا چاہین تو وہ منیجر سے خط وکتابت کرین اور اس کے بعد یہ کمیٹی ایک لمٹڈ کمپنی قرار دیجاوے گی اور جب تک ہر ایک قسم کے شرائط قرار دیکر اسے رجسٹرڈ نہ کرا لیا جاویگا تب تک وہ مستند نہ ہوگی۔ اگر یہ کمپنی قائم ہو گئی تو براہین مجوزہ بھی اسی لمٹڈ کمپنی کا کاروبار ہوگا ورنہ موجودہ اصحاب اپنی ہمت سے اس کا انتظام توکل علی اللہ شروع کرینگے

المشتہر احمدیہ بک پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی قادیان دارالامان

ایک قومی امتحان

میرے بھائی شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم نے ۱۷ اگست کے اشتہار مین اپنی قوم سے الحکم کی دس ہزار مستقل اشاعت کے لئے درخواست کی ہے اور ایک لمبے چوڑے آرٹیکل کے ذریعہ سے ثابت کرتے ہوئے ان مشکلات کو دکھایا ہے جو کہ ایڈیٹر کو پیش آتی ہین اور مکمل سٹاف کے موجود نہونے سے کس کس قسم کے نقص اخبار مین رہ جاتے ہین۔ دس ہزار اشاعت کی نسبت جو تجویز انہون نے پیش کی ہے اور جسپر ۴ ماہ یعنی آخر دسمبر ۱۹۰۳ء تک انہون نے قوم کو عمل درآمد چاہا ہے اگر وہ واقعی طور پر انہین شرائط کے ساتھ عمل مین آجاوے تو اس مین شک نہین کہ الحکم جیسے ۱۶ صفحہ کے اخبار سے بڑھکر اور کوئی سستا اخبار نہ ہوگا اس کے ساتھ ہی اخبار کے سٹاف کی تکمیل اور کما حقہ اخباری خدمات کے بجالانے کے لئے انہون نے ۳۴۵۰۰ ساڑھے چونتیس ہزار روپیہ سالانہ کا خرچ تجویز کیا ہے جس کا انڈنٹ علاوہ اخراجات وی پی کے قوم کی طرف اس طرح سے کیا گیا ہے کہ جنوری ۱۹۰۴ء سے پہلے پہلے دس ہزار خریدار اس طریق سے بہم پہونچائین جاوین ✤

اول۔ کہ جو سابقہ خریدار تقریباً ایکہزار کے ہین وہ ۵ روپیہ سال پر ہی اخبار خریدین — قیمت ۵۰۰۰ روپیہ

دوم۔ چار روپیہ سالانہ قیمت والے نئے خریدار دو ہزار — قیمت ۸۰۰۰ روپیہ

سوم۔ تین روپیہ آٹھ آنہ سالانہ قیمت والے ۳ ہزار۔ — ۱۰۵۰۰ روپیہ

چہارم۔ دو روپیہ بارہ آنے والے نئے خریدار ۴ ہزار — ۱۱۰۰۰ روپیہ

کل میزان خریدار ۱۰۰۰۰ قیمت اخبار ۳۴۵۰۰ روپیہ

اب یہ قوم کا فرض ہے کہ ہر ایک شخص درخواست کی روانگی کے وقت دیانتداری سے تقویٰ کو مد نظر رکھکر پہلے سوچ لے کہ جس قیمت پر وہ اخبار خرید کرتا ہے کیا نفس الامر مین وہ اس سے کم یا زیادہ قیمت پر خریدنے کا حقدار تو نہین ہے اگر وہ ارسال قیمت کے وقت یہ خیال نہین کرتا تو گویا صراط مستقیم کو چھوڑ کر افراط یا تفریط سے کام لیتا ہے اور ایک قومی فرض اور خدمت سے عمداً پہلو تہی کرتا ہے اگر ذی وسعت احباب اپنی حیثیت وغیرہ کو مد نظر رکھکر اسی امتیاز سے درخواستین روانہ کرین تو امید ہے کہ کم بضاعت احباب کو عمدہ موقعہ مل جاویگا کہ وہ بھی ۱۲/ ٹکہ پر اخبار خریدین گویا ایک طرح سے امرا سے لیکر غربا پر احسان کرنیکی تجویز پیش کی گئی ہے اگر ہمت سے کام لیا جاوے تو ۴ ماہ مین اسی نسبت سے خریدار پہونچانا کوئی مشکل امر نہ ہوگا اور جہان تک ہمارا خیال ہے شاید پھر اس وقت کسی دوسرے اخبار کی ضرورت بھی احمدی جماعت کو نہ رہے گی اور اس درخواست پر عمل درآمد سے پتہ لگ جاویگا کہ اس سلسلہ کے اخبارات کی کہان تک وقعت قوم مین ہے ✤

گرامی نامہ حضرت اقدس جناب امام زمان مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بنام منشی الہ داد صاحب احمدی کلارک صدر شاہ پور ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

صادق آن باشد کہ ایام بلا
می گذارد با محبت با وفا

ہر ایک مرضی الہی پر صبر کرنا۔ اور اپنے مولا سے کامل تعلق اور گاڑھا پیوند کرنا چاہیئے اور مخالفین کی کوئی پرواہ نہ کرنی چاہیئے متوکل علی اللہ رہنا چاہیئے +

درود۔ استغفار۔ تلاوت قرآن مجید میں لگے رہنا بہتر ہے۔ خدا تعالیٰ وہ دن لاتا ہے کہ مخالف روسیاہ اور موافق سرخرو ہونگے۔ آپکے واسطے دعا کی گئی ہے خدا تعالیٰ ہر بلا سے نجات دے۔ والسلام جولائی ۱۸۹۷ء

گرامی نامہ جناب حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب

بنام منشی الہ داد صاحب احمدی کلرک۔ صدر شاہ پور۔ ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

دنیا روزے چند عاقبت کار با خداوند۔ یہاں سے کچھ کرنا ضروری ہے نہ کوئی ابتک یہاں رہا۔ اور آئندہ کون رہیگا۔ ہاں دنیا آخرت کے لئے ایک کھیت کی طرح ہے اس میں مولی کریم کے احکام کی تعمیل اور تعظیم اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرلو۔ یہ غنیمت ہے تعظیم امر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ کے لئے جس قانون پر عملدرآمد کرنا چاہیئے اس کا نام قرآن شریف ہے۔ پھر اس پر توجہ۔ فکر۔ غور۔ کرو اور اس پر عملدرآمد کو اختیار کرلو +

والسلام

۲۱ دسمبر ۱۸۹۵ء

نور الدین از قادیان

نوٹ ایک مقدمہ کی ابتلا کیوقت عاجز کی ایک مضطربانہ عریضہ کے جواب میں یہ گرامی نامہ صادر ہوا تھا چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد اس ابتلا سے بالکل مخلصی ہو گئی جس سے مخالفوں کی روسیاہی ہوئی اور انکو خجالت و ندامت اٹھانی پڑی + (عاجز الہ داد احمدی)

آریوں کے اصول کے مطابق جانوروں کا ذبح کرنا صریح رحم ہے

کیونکہ ان کے پرمیشر نے بوجہ اپنی ناطاقتی اور کمزوری کے جبکہ اُسے کسی نئے شئے کے پیدا کرنے میں لاچار حال ہے کسی نئی روح کو تو پیدا کرنا نہیں ازلی محدود روحیں ہیں جو کہ خدا معلوم کس طرح سے اس کے ہتھے چڑھ گئی ہیں انہی کی ہیرا پھیری کرکرا کے اُن سے دنیا کی آبادی کو قائم رکھتا ہے اس لئے جب کوئی انسان مرتا ہے تو اس کی روح کو سزا دہی کے غرض سے کسی دوسرے حیوان کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے پس اس صورت میں جب ایک شخص اس جانور کو تکلیف ہوتی ہے تو ان کا یہ کہنا فضول ہے کیونکہ ایک نہ ایک دن موت تو اُسے آنی ہے جب روح نکلے گی تب ہی تکلیف ہوگی تو اس تکلیف نے تو ٹلنا ہی نہیں آگے کیا اور پیچھے کیا +

لیکن ہم کہتے ہیں کہ جس حال میں وہ روح سزا کی مستحق ہے اور اسی لئے اُس سے جامہ انسانی چھین کر جامہ حیوانیت پہنایا گیا تو اگر ذبح کی تکلیف اُسے دی گئی تو گویا پرمیشر کے منشا کو پورا کیا گیا اور اگر اُس روح نے ایسے کرم نہ کئے ہوتے کہ اُسے ذبح کی تکلیف نہ ہوتی تو کس کی مجال تھی کہ یہ تکلیف اُسے دیسکتا۔ جیسے حیوان کے جسم میں داخل ہونا اس کے لئے سزا تھی ویسی ہی ذبح کی تکلیف کا برداشت کرنا اس کے لئے سزا ہوئی نہ کہ ظلم +

حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ لگانا

اعتراض ۔ اہل اسلام حجرہ اسود کو کیوں بوسہ دیتے ہیں +

جواب ۔ اشارہ سے کام لینا ایک ایسا امر ہے کہ جس کی نظیر ہر ایک مذہب ہر ایک ملت اور ہر ایک قوم حتی کہ خدا کی پاک کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ جو خواندہ ہیں وہ لکھکر اپنے مطالب کا اظہار کرتے ہیں۔ جو تقریر کرنا جانتے ہیں وہ بذریعہ سپیچوں کے اپنے مافی الضمیر لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں جن کی زبان نہیں وہ اشاروں سے اپنے اغراض دوسروں کو سمجھاتے اور دوسروں کی سمجھتے ہیں۔ ایک چور چوری کرتا ہے تو ایک مقام پر اپنا نقش پا خوب جما کر اس پر کچھ مینگنیاں (براز بز وغیرہ) رکھ جاتا ہے۔ جس سے مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ کوئی کھوجی جو پاؤں کے ذریعہ سے کھوج لگاتا آوے وہ جان لے کہ اگر وہ چور کی گرفتاری میں کماحقہ امداد نکرے گا تو اسے وہ چور اس قدر روپیہ دیوے گا اسیطرح پرانی کہانیوں میں سکندر اور دارا بادشاہ کی نظیر موجود ہے کہ دارا نے ایک بوری تلوں کی سکندر کے پاس روانہ کی جس سے اُس کا یہ مطلب تھا کہ میرے پاس اس قدر کثیر لشکر ہے اگر اطاعت نکریگا تو تباہ کردوں گا۔ سکندر نے دو چار مرغ وہ بوری کھولکر چھوڑ دے کہ میرے بہادر تیری فوج کو اس طرح کھالیویں گے۔ یہاں تک ہم نے مختصراً بتلا دیا ہے کہ خواندوں اور ناخواندوں۔ بہروں۔ گونگوں۔ بدمعاشوں۔ اور بادشاہوں میں بھی اشارہ کنایہ سے گفتگو ہوا کرتی ہے اس کو دوسرے الفاظ میں تصویری زبان یا استعارہ کہا کرتے ہیں +

اب ہم انگریزی دنیا کو لیتے ہیں کہ کیا انمیں یہ تصویری زبان رائج ہے تو ان کے پنچ اخباروں کو دیکھو کہ وہ اپنے مطالب کا اظہار ہمیشہ تصویر کے ہی ذریعے سے کرتے ہیں اور امور سلطنت کے متعلق بڑے بڑے اہم مسائل کو تصویروں سے سمجھاتے ہیں تاجروں میں دیکھو کہ گھوڑوں کے اعلیٰ بیوپاری ہاتھوں پر کپڑا ڈالکر انگلیوں سے قیمت کا فیصلہ کرتے ہیں زبان سے بالکل کلام نہیں کرتے۔ ایک بہادر اپنی بہادری کا اظہار اس سے کرتا ہے کہ موچھوں پر تاؤ دیتا ہے +

اب مذہب کی طرف دیکھو۔ تو اول نماز کو لو کہ اول رکن کانوں تک ہاتھ لگانا ہے کہ جس سے اس مطلب کا اظہار مقصود ہے کہ میں دنیا و اہل دنیا سے دست بردار ہوتا ہوں۔ پھر چھاتی پر ہاتھ باندھنا اظہار اطاعت کا ثبوت ہے اور رکوع اور سجود وغیرہ سے عاجزی کا اظہار ہوتا ہے۔ غرضکہ یہ بات خوب ثابت ہے کہ تصویری زبان اور اشاروں اور کنایہ سے اپنا مافی الضمیر بتلا دینا ایک ایسا امر ہے جو کہ دنیا میں خوب رائج ہے اور حجر اسود بھی اسیطرح گذشتہ تحریر کی ایک تصویر ہے۔ اس پر اکثر عیسائی لوگ بھی اعتراض کرتے ہیں مگر یہ ان کی حماقت ہے کہ جس بات کو وہ خود اپنی کتابوں میں تسلیم کرتے ہیں اور ان کو کفارہ کا مدار قرار دیتے ہیں وہی امر جب اہل اسلام میں ہو تو اُسے اعتراض بناتے ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ یہودی قربانیوں کو خدا کے برے (حضرت مسیح) کی پھانسی بتلاتے ہیں۔ ختنہ کو یسوع کے قتل کا نشان کہتے ہیں۔ پولا ہلانے کو مسیح کا جی اٹھنا بیان کرتے ہیں +

اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ حجر اسود بھی دراصل ایک بڑی عظیم الشان پیشگوئی کے لئے تصویری زبان تھا اور چونکہ اس پیشگوئی کا جو مظہر ہے اس کے برکات اور انوار آئندہ ہر زمانہ میں زندہ رہنے تھے اس لئے حجر اسود بھی اس کی یادگاری کے لحاظ سے ہر زمانہ میں اس احترام کا مستحق تھا جو زمانہ قدیم سے اس کے لئے ہوتا آیا ہے +

دانیال کی کتاب میں ذکر ہے کہ بنوکدنضر بادشاہ نے خواب دیکھا اور وہ اُسے بھول گیا۔ چنانچہ اس نے اپنے حکیموں دانائوں اور نجومیوں اور فالیوں کے نام سخت احکام جاری کئے کہ جو اس خواب کو اور اس کی تعبیر کو نہ بتلا دیگا تو وہ قتل کیا جاویگا۔ دانیال ع

نے وہ خواب اور تعبیر بادشاہ کے روبرو بیان کی۔ اس خواب مین ایک پیشگوئی زمانہ آئندہ کے انقلاب اور آنحضرۃ صلعم کی بعثت کی تھی زمانہ کی حکومتون کو ایک تصویر کی شکل مین مجسم کر کے دکھایا گیا اور پھر ایک پتھر نکلا جس سے وہ تصویر پاش پاش ہو گئی۔ دیکھو دانیال باب ۲ - آیت ۴۴ - اس پتھر کی تعبیر دانیال علیہ نے یہ کی کہ ان بادشاہون کے ایام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت قائم کریگا جو تا ابد نیست نہ ہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑے گی اور وہ ان سب مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قائم رہیگی۔ یہی ذکر یسعیاہ ۲۸ - باب - آیت ۱۶ مین ہے کہ خداوند یہوواہ فرماتا ہے دیکھو مین صیہون مین بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھونگا - ایک آزمایا ہوا پتھر کونے کا سرا ایک مہنگ مولا ایک مضبوط نیو والا پتھر اس پر جو ایمان لاویگا اتاولی نکریگا - پھر متی ۲۱ باب - ۴۲ - آیت میں اس کا ذکر مسیح نے بھی کیا ہے - کیا تم نے نوشتون مین کبھی نہین پڑھا کہ جس پتھر کو راج گیرون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظرون مین عجیب - اس لئے مین تم سے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تم سے لی جاویگی اور ایک قوم کو جو اس کے میوے لاوے دیجاویگی جو اس پتھر پر گریگا چور ہوجاوے گا پر جس پر وہ گرے اسے پیس ڈالے گا - یہود مین یہ محاورہ تھا کہ وہ غیر قومون کو پتھر کہتے تھے اسی لئے خدا تعالے نے پتھر کی تمثیل سے ان کو آئندہ کے واقعات سمجھائے اور متی کی انجیل مین اسی لئے قوم کو پتھر کہا گیا ہے چونکہ اہل عرب ایک ناخواندہ قوم تھی اس لئے تصویری زبان مین بطور پیشگوئی کے اور بت ران کے یہ تمام کلام یسعیاہ - دانیال اور متی کا اس طرح سے تحریر ہوا کہ بیت اللہ کے کونے پر ایک ان گھڑا پتھر نصب کیا گیا اور اپنے اس ایمان کے اظہار کے لئے کہ جب وہ سلطنت آسمانی جسے خدا نے پاک کلام مین پتھر سے تشبیہہ دی ہے قائم ہوگی تو ہم اس کی اطاعت کرین گے اور اپنا ہاتھ اس کو ہاتھ مین دیکر بیعت کرینگے یہ بات قرار پائی کہ اس پتھر کو ہاتھ لگادین اور تعظیم اور محبت جو کہ سچی اطاعت کے لئے ضروری شئے ہے اس کا اظہار بوسہ سے کرین آنحضرۃ صلعم نے نبوۃ کو ایک عمارت سے تمثیل دی ہے اور تمام نبیون کو اس کی اینٹین وغیرہ قرار دیکر فرمایا ہے کہ ایک اینٹ کم تھی وہ مین ہون جس نے اس عمارت کو پورا کیا ہے سو اب دیکھ لو کہ صحف سابقہ مین جو تحریر تھی اس کی تصویر وہ پتھر عرب مین موجود رہا اور بیت اللہ کے کونے مین جڑا گیا اور ان کا مظہر آنحضرت صلعم کا دعوی موجود ہے کہ وہ پتھر مین ہون یہ دعوی ہرگز صحیح نہ ہوتا اگر اس پتھر کے خواص آپ مین نہ پائے جاتے - کہ جس پر وہ گرا اسے پیس ڈالا اور جو اس پر گرا وہ چور ہوا - باقی تفصیلات اس دعوی کے متعلق اور ان تمام تفصیلات کے متعلق جو کہ دانیال کی تعبیر سے تعلق رکھتی ہین ایک طویل مضمون چاہتی ہین جس کی اخبار مین گنجائش نہین بہر حال رفع اعتراض کے لئے اس قدر تفصیل کافی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اہل عرب نے قدیم سے اس پتھر حجر اسود کو نشان دیکھا تھا اس بات کا کہ ایک شخص ہوگا جو کہ نبوۃ کی عمارت کے کونے کا پتھر ہوگا اور **ویدون** مین بھی یہ پیشگوئی اس پتھر کی موجود ہے جسے ہم پھر کسی وقت انشاءاللہ ثابت کر کے دکھا دین گے اور اسی لئے ہاتھ لگاتے اور بوسہ دیتے ہین ✤

اب رہا یہ سوال کہ جس حال مین آنحضرۃ صلعم مبعوث ہو چکے تو اب اُسے ہاتھ لگانے اور بوسہ دینے کی کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ نبوۃ کی بحث اب بھی ہے اور نبوت سے اس پتھر کو ایک مناسبت ہو چکی ہے اس لئے جب تک یہ بحث رہے تب تک اس پتھر کا یہ عمل بھی قائم رہنا ضروری ہے آخر دانیال علیہ کی یہ بات بھی پوری ہو گئی کہ اس کی سلطنت ابد تک رہیگی سو دیکھلو کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوئے کہ بجز آپ کی امت کے اور کوئی امت کسی نبی کی ہرگز مکالمہ الہی اور اخبار غیب کا دعوے نبوۃ کے رنگ مین نہین کر سکتی یہ فخر صرف اسلام کو ہی ہے کہ جس مین نبوت کے اظلال و آثار موجود ہین اور جن کا مظہر اس وقت **حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام موجود ہین** ✤

طبی لوٹ

گذشتہ اشاعت سے آگے

ساتوین مہینے مین جنین کی درازی گیارہ انچہ سے سولا انچہ تک اور وزن ایک سیر سے دو سیر ڈہائی چھٹانک تک ہوتا ہے بدن کی جلد ذرا دبیز اور ریشہ دار ہوتی ہے اور اس پر گاڑہی اور لیسدار رطوبت جس کا ہم نے ابھی بیان کیا تھا چھائی رہتی ہے۔ سر کے بال ایک انچہ کے چوتھے حصہ کے برابر لمبے ہوتے ہین۔ ناخن چھوٹے ہوتے ہین۔ اور ابھی انگلیون کے سرے تک نہین آتے۔ آنکھون کے پپوٹون کے کنارے جو پہلے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے جُدا ہو جاتے ہین اور آنکھین کھل جاتی ہین۔ بھیجا کسی قدر سخت ہو جاتا ہے خصیے گردون سے نیچے اتر آتے ہین واضح ہو کہ اگر سات مہینے کی عمر کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے زندہ رہنے اور نشوونما کرنے کی قوی امید ہوتی ہے لیکن اس سے پہلے ہو جائے تو وہ بچہ یا تو پیدا ہوتے ہی فوراً مر جاتا ہے یا کچھ عرصے کے بعد مر جاتا ہے

آٹھوین مہینے کے جنین کا طول چودہ انچہ سے اٹھارہ انچ تک اور وزن ڈیڑھ سیر دو چھٹانک سے ڈہائی سیر ساڑھے تین چھٹانک تک ہوتا ہے اس وقت جنین کے بدن کی جلد دبیز اور مضبوط ہوتی ہے اور اس پر جا بجا رونگٹا نمایان ہوتا ہے نیز مذکورہ بالا لیسدار اور گاڑھی رطوبت ابھی تک اُس پر چھائی رہتی ہے۔ ناخن انگلیون کے سرون تک آجاتے ہین۔ خُصیے اپنی جگہ پر ہوتے ہین اور ایک شکن دار لفافے مین لپٹے ہوئے دکھائی دیتے ہین۔ نوین مہینے مین جنین پورا ہو جاتا ہے اور اس کا طول ۱۸ انچ سے اٹھارہ یا بیس انچہ تک اور وزن دو سیر ڈہائی چھٹانک سے ساڑھے تین سیر تک ہوتا ہے جلد بدن کا رونگٹا غائب ہو جاتا ہے۔ مگر شانون کے اطراف مین باقی رہتا ہے۔ سر بدن کے دیگر اجزا سے بڑا اور آگے کی نسبت پیچھے کی طرف زیادہ لمبا نظر آتا ہے چہرہ چھوٹا ہوتا ہے اوپر کے اعضا پختہ ہوتے ہین سینہ کا پنجرہ وسیع اور کشادہ ہوتا ہے۔ پیٹ کا بالائی حصہ جگر کی درازی کے سبب سے بڑا ہوتا ہے مگر نیچے کا حصہ چھوٹا اور گاؤدم ہوتا ہے۔ نیچے کے اعضا بہ نسبت اوپر کے اعضا کے بہت چھوٹے ہوتے ہین۔ اعضائے تناسل جو باہر کی طرف ہوتے ہین اچھی طرح دکھائی دیتے ہین ناف جسم کے عین درمیانی خط پر نہین۔ بلکہ اُس مقام سے تخمیناً پون انچہ یا ایک انچہ نیچے ہوتی ہے سر کے بال پون انچہ سے لیکر پورے ایک انچہ تک لمبے ہوتے ہین ناخن انگلیون کے سرے سے آگے بڑھ جاتے ہین آنکھون کے پپوٹے کھلے ہوئے نظر آتے ہین۔ نیز جسم کے تمام سوراخ کشادہ دکھائی دیتے ہین ✤

حمل کی مدت کم سے کم ایک سو اسی دن اور زیادہ سے زیادہ تین سو دن سمجھی گئی ہے حمل قرار پانے کے لئے عورت کے ارادہ یا مرضی کو کچھ دخل نہین۔ مثلاً گہری نیند اور غشی اور مدہوشی کی حالت مین بھی حمل قرار پا سکتا ہے۔ حمل اگر رحم کے اندر قرار پائے تو حمل طبعی کہلاتا ہے اور رحم کے سوا دوسری جگہ قرار پائے تو حمل غیر طبعی کہلاتا ہے۔ مثلاً پیٹ کے پردے مین جس کا نام صفاق ہے یا مبیض مین جو رحم کے گرد دو گلٹیان ہین یا نفیر مین جو مبیض اور رحم کے درمیان ایک نالی ہے حمل طبعی ہو۔ یا غیر طبعی ہر حالت مین اگر جنین ایک ہے تو حمل بسیط کہلاتا ہے اور اگر جنین ایک سے زیادہ ہین تو وہ حمل مرکب کہلاتا ہے حمل توام حمل مرکب کی ایک شکل ہے جسمین دو جنین ایک وقت مین نشوونما پاتے اور ایک وقت مین پیدا ہوتے ہین۔ اگر جنین کے سوا کوئی عارضی جسم بھی پیدا ہو جائے تو اس کو حمل مخلوط کہتے ہین۔ اور اگر کسی بیماری کے سبب سے حمل کا دھوکا مدت تک ہوتا رہے تو وہ حمل کاذب کہلاتا ہے اس کے علاوہ حمل کی اور بھی شکلین دیکھی جاتی ہین۔ مثلاً ایسے بچون کا پیدا ہونا جن کے اعضا کم ہون یا زیادہ ہون ایک بچہ کے بعد دوسرے بچہ کا کچھ مدت کے فاصلے سے پیدا ہونا جنین سے ایک بچہ کا رنگ۔ یا جسم دوسرے بچے کے رنگ یا جسم سے مختلف ہو ✤

(آئندہ)

انوار الاسلام پریس قادیان مین منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔